07701

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۸۵/۱۹۰۲

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اپنے شوہر سے خلع لیے ہوئے چھ مہینے ہو چکے ہیں
میں نے اپنے شوہر سے خلع لینے کیلئے خلع نامہ لکھنے والے کو کہا کہ چاہیے وہ بچے رکھ لے
لیکن آپ لوگ میرا خلع کروا دے لیکن اب میرے شوہر نے میرے دودھ پیتی بچی کو بھی
چھین لیا ہے میں نے جب اپنے شوہر سے بچیوں کو مانگا تو میرے شوہر کہنے لگے کہ تمہارے
بھائی بھی گواہ ہیں اور خلع نامے بھی تمہارے بھائی کے سائن ہے کہ تم بچیوں کو نہیں لوگی۔
لیکن میرے بھائی کو میں کس لیے خلع لے رہی تھی اس بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔ میرے شوہر کی دو بیویاں
ہیں میں دوسری بیوی ہوں پہلی بیوی مجھے بچیوں کو ملنے نہیں دیتی ہے۔ بہت مشکل سے بچیوں کو ملنے
دیتی ہے۔ پہلی بیوی مجھے کہتی ہے کہ میں بچیوں کو پالتی ہوں اس لیے میں بچیوں کی حقدار ہوں تمہارا کوئی حق نہیں
ہے اگر باپ بچیوں کو تمہارے حوالے کرنے چاہیں تب بھی تمہیں بچیوں کو نہیں دونگی۔ پہلی بیوی گیارہ مہینے تک
اپنے میکے میں اس لیے رہی کہ میرے شوہر مجھے اور بچیوں کو چھوڑ دے اور وہ مجھے اور بچیوں کو بالکل
بھی برداشت نہیں کر رہی تھی اب جب میں نے خلع لے لیا تو اس نے مجھے پریشان اور
تنگ کرنے کیلئے میرے بچیوں کو مجھ سے چھین لیا۔ حالانکہ وہ پہلے مجھے اور بچیوں کو برداشت
نہیں کر رہی تھی۔ میں بچیوں کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔

اب براہ کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ بچیوں پر حق میرا ہے
یا میرے شوہر کا؟ اور میرے شوہر کا مجھ سے بچیوں کو چھین لینا جائز ہے یا نہیں؟

سلطانہ بیگم
مکان نمبر 318، علی گوٹھ
فون نمبر: 03203214431

(جواب منسلک ہے)

الجوابُ حامِداً ومُصلّیاً

صورتِ مسئولہ میں آپ کے مطالبہ پر شوہر کا اس شرط کے ساتھ خلع دینا کہ نابالغ بچیوں کی پرورش کا حق ماں کو نہیں رہے گا شرعی لحاظ سے درست نہیں ہے؛ کیونکہ ان کمسن بچیوں کا ماں کی پرورش میں رہنا بچیوں کا حق ہے، لہذا ماں باپ اپنے کسی معاہدہ کے ذریعہ اولاد کا حق ختم نہیں کرسکتے، اس لئے شوہر پر لازم ہے کہ وہ بچیاں آپ کے حوالے کرے البتہ اگر آپ سے کوئی ایسا عمل پایا جائے کہ جس سے آپ کا حق پرورش ساقط ہوجاتا ہے مثلاً بچیوں کے کسی غیر ذی رحم محرم سے شادی کرلی ہو یا ملازمت وغیرہ کی وجہ سے آپ کا زیادہ وقت گھر سے باہر گزرتا ہو اور اس سے بچیوں کی تربیت متاثر ہوتی ہو تو ایسی صورت میں آپ کو حق پرورش حاصل نہیں ہوگا، بلکہ یہ حق نانی کی طرف منتقل ہوجائیگا، بشرطیکہ نانی موجود ہو۔

الفتاوی الهندية، باب الخلع ١/ ٤٩١

رجل خلع امرأته وبينهما ولد صغير على أن يكون الولد عند الأب سنين معلومة صح الخلع ويبطل الشرط لأن كون الولد الصغير عند الأم حق الولد فلا يبطل بإبطالهما.................والله تعالى أعلم

عزیر طارق بلوانی غفرلہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/ ذیقعدہ/۱۴۳۸ھ

۷/اگست/۲۰۱۷

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/ ذیقعدہ/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر

نائب مفتی

الجواب صحیح

۱۴/۱۱/۱۴۳۸ھ

Scanned by CamScanner